رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار
جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضؓ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ
بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

بیادر بزم ستاں تا بہبینی عالمی دیگر — بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

شرح قیمت
جو پیشگی
لیجائیگی
عوام سے
خواص سے
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب
غیر مستطیع احباب سے

چہ گویم با تو گر آئی بیا در قادیان بینی! | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

جلد (۱۸) | مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری | نمبر (۳۰)

الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان!

(۱۴ جولائی سے لیکر ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجراء سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنیکے لئے ناکافی ہے ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنیسے انکار کرتے ہیں اور کارخانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنیکے لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے

چنانچہ سنہ ۱۹۰۳ء سے لیکر سنہ ۱۹۰۸ء تک کے چھ سالوں کے فائل بجائے ساڑھے روپے کے صرف ۴ روپیہ میں دیئے جائینگے **سنہ ۱۹۰۹ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۳ء** ۵ سالوں کے فائلوں کی قیمت جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں بیس روپے پر دیئے جائینگے

اور سنہ ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فایل جن کی کاپیاں بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں ان میں سے ہر ایک کی فایل ہیئل (۱۰) روپیہ پر دیا جائے گا۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جکو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے۔ فایل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پر ہے اور یہ تمام فایل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں۔

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فایدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فایدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کی طرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائیگا۔ اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی!

(مینیجر)

ایک ضروری اطلاع

بخدمت بزرگان و احباب سلسلہ احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برابر کئی ہفتہ سے میری ایک نظم کے متعلق الحکم میں ایک ضروری اعلان ہو رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بزرگ احباب سلسلہ کو توجہ دلائی جاری ہے کہ اس رویا کی تکمیل ہو جو میں نے اس نظم کے متعلق دیکھا تھا میجر صاحب اس نظم کو طبع کرا کر احباب کی خدمت میں پیش کرنا تکمیل رویا کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں اور درحقیقت ہونا بھی یونہی چاہیئے چونکہ انتظاری میں بیقراری بڑھ رہی ہے میں نے لفضل اللہ نیک اور خیال سے اس نظم کو لکھا ہے اور احباب سلسلہ کو اس نظم سے عملاً مسرور کرنا چاہا ہے اگر یہ نظم اپنے سچے مفہوم کی وجہ مقبول ہو جائے تو احباب کی قدر دانی نہ صرف تکمیل رویا کے لحاظ سے حق بجانب ہوگی بلکہ خوشنودی خدا اور حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی روح پر فتوح کی مسرت کا باعث ہوگی۔ میں بھی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ الحکم کے اعلان ضروری کو جس قدر ہو سکے عملی رنگ میں پورا کریں یہ نظم اگر فریم میں لگا کر گھر میں رکھی جاوے تو ہمراں خاندان کیلئے ذکر خدا کا موجب ہوگی اور اس نصیحت پر جو اس میں کیگئی ہے عمل کرنیسے گھر میں برکت پھیلے گی

انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

اور حدیث صحیح سے ہے - ایسی لذت پیدا کرتے ہیں - جن کو اہل مذاق ہی سمجھتے ہیں ؎

آنکس ست اہل بشارت کہ اشارت داند!
نکتہ ہاہست بسے محرم اسرار کجا است

ادیب بلیغ کے لئے اگر اسیقدر مناسبات مذکورہ بھی کسی مطلب کے اثبات کے لئے کافی نہ ہو تو تمام دواوین عرب کا عرب کا لغو اور عبث ہونا لازم آویگا والّلازم باطل فالملزوم مثلہ - بلکہ آیات بینات قرآنی مذکورہ اور احادیث مذکورہ بھی نعوذ باللہ باطل اور لغو ہو جاوینگی - یہ ہے حال سند مولوی فاضل صاحب کا! (محمد احسن امروہی)

فاضل سلسلہ مولانا محمد احسن مولوی محمد علی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

پیغام میں ایک مضمون مولوی محمد علی کا چھپا تھا - جسمیں انہوں نے بڑے فخر سے ظاہر کیا تھا کہ فاضل مولوی محمد احسن صاحب نے مجھے بار بار راشد لکھا ہے - حالانکہ یہ خط خلافت و نبوت مسیح موعود کے علانیہ انکار سے بہت پہلے کا تھا - مگر تاہم اس سے غلط فہمی ہو سکتی تھی - اسلئے مولانا احسن کا تازہ خط درج کیا جاتا ہے جو آپ کے اگلے خط کی توضیح کرتا ہے - وہو ہذا :-

اما بعد خاکسار مضامین لغو مندرجہ پیغام کی طرف توجہ نہیں کرتا - والذین ھم عن اللغو معرضون - علاوہ الحکم - الحق - الفضل اور تشحیذ وغیرہ اس کا استیصال بخوبی کر رہے ہیں - ؎

چو کارے بے فضول من بر آید ٭ مرا در وے سخن گفتن نہ شاید

مگر ان خطوط کے جواب میں خاکسار کو القا ربانی ہوا کہ :- واتل علیھم نبأ الذی اتیناہ ایاتنا الآیہ فی الحقیقت ایم - اے صاحب اس مضمون کے مصداق ہیں - جو تفسیر آیات قرآن مجید کی زبان انگلش میں کر رہے تھے - یہ فضیلت ان کو اس وقت میں ہمیشہ کے لئے ایسی حاصل تھی - جو جماعت میں دوسرے کو حاصل نہیں تھی لیکن بحکم یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا فانسلخ منھا کے بالآخر فانسلخ منھا - اس فضیلت سے وہ ایسے منسلخ ہو گئی جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے جدا ہو جاتا ہے کہ کسی طرح کا تعلق فیما بین نہیں رہتا جو لکھا پڑھا تھا یا د نے وہ سب ایکدم میں بھلا دیا ہر چند ان سے عرض کیا گیا - کہ وقل صادقا ولا الوثام دوحہ لطاح الانام الکل فی المخلف الغلو وعش سالما صدرا وعن غیبتہ تحتہ حظا دالقدس انقی مغسلا ٭ سے عرض کرتا گیا جوں جوں دعا کی ۔ آیت استخلاف کا محض انکار کر دیا - الہامات حضرت جری اللہ کی تکذیب کی قل اللہ ثم ذرھم سے تمام مذاہب باطلہ کی تصدیق وغیرہ وغیرہ

یہ کیوں ہوا فاتبعہ الشیطان - اسلئے کہ اسکے پیچھے شیطان پڑ گیا - طرح طرح کے وسواس اور حیل مفسدہ اپنی حکومت اور امارت کے قایم کرنیکی لئے بذریعہ رسایل اور پیغام کے شایع کرنے لگے - نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ فکان من الغاوین - بعض منکرین خلافت کیلئے امیر ہو گئے یہ رفع درجات سابق میں ان کو دیا گیا تھا جسکا خاکسار اس وقت میں قایل تھا - اگر استقامت پر قایم رہتی تو ضرور یہ خصلت انکی ہمیشہ کے لئے باقی رہ سکتی تھی - ولو شئنا لرفعنا بہا - لیکن وہ ایسے پستی کیطرف مایل ہو گئے کہ تمام آیات الہی قرآنی اور نیز الہامی جوان کو دیگئی تھیں - انکی تکذیب کرنے لگے اور منکرین مسیح کے ساتھ واسطے حصول چند پیسوں کی جھک گئے - ولکن اخلد الی الارض حضرت خلیفہ فضل عمر پر طرح طرح کے افترا اور انکی خلافت حقہ سلسلہ جماعت احمدیہ اور مصداق الہامات جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تکذیب خاندان نبوت کی توہین وغیرہ وغیرہ باوجودیکہ خاکسار سے بحلف کہا کرتے تھے کہ میں جملہ اہلبیت کی تعظیم اور تکریم کا معتقد ہوں - خصوصاً صاحبزادہ صاحب عظیم الشان کا یہ اثر تکوینی کیونکر واقعہ نہ ہوتا - کہ واتبع ھواہ کا یہ نتیجہ اتباع کرنے اپنی خواہشات نفسانی کا کہ مرکز قادیان کو بھی چھوڑا - اپنے اقرارات سالقہ کو جو خلافت اولیٰ میں شایع کر چکے تھے انسے ارتداد کیا اور باوجودیکہ ناقض البیعت ہو کر پھر دوبارہ بھی بیعت کر چکے تھے - پھر بھی مکذب ہو گئے - اب نہ ادھر کے ہوئے نہ ادہر کے - مثل مشہور ہے - دھوبی کا کتا نہ گھر کا ہوا نہ گھاٹ کا کما قال اللہ تعالیٰ فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث - منکرین خلافت حسب فرمایش کرتے ہیں کہ مصدقین خلافت کے اکثر قاہرہ کا جواب دو - تب ہی یلھث کا نظارہ نظر میں آتا ہے کہ جو مضمون پیغام میں لکھا جاتا ہے - بالکل لغو - اور اگر منکرین خلافت کہتے ہیں کہ ان کے جوابوں کے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں - تب ہی وہ اپنے ہوائے نفس کے اتباع میں کچھ نہ کچھ لغویات کو شایع کرتے رہتے ہیں تاکہ کسی قدر آنسو پونچھتے رہیں او تترکہ یلھث اگر کسی کو شبہ ہو کہ یہ قصہ تو بلعم باعور کا تھا یا امیہ ابن الصلت کا حال ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک بڑا فاضل مثلاً ایم - اے کے تھا - جیسے موحد اور مصدق رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا - لیکن بوقت دعوی کے مرتد ہو گیا تھا - تو جواباً ارشاد ہے کہ ذالک مثل القوم الذین کذبوا بایتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون - یعنے یہ مضمون عام ہے اور شامل ہے ایسے تمام مکذبین مرتدین کے لئے جو قیامت تک پیدا ہو وینگے - العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب پس مدح اور ذم کسی کے حالات موجودہ کے لحاظ سے ہوا کرتی ہے ان خیرا فخیر وان شرا فشر - بلعم باعور کے حالات میں لکھا ہے کہ فلم یبق لہ الا المکر والخدیعۃ والحیلۃ دیکھو پیغام میں بھی بجز وسواس اور حیلات اور مکروں کے کچھ نہیں ہوتا - پس زمانہ سابقہ میں جو خاکسار نے انکی نسبت جو کچھ بھی لکھا تھا - اب اس کے ساتھ کوئی شخص اس حالت ارتداد میں کیونکر متمسک و مستدل ہو سکتا ہے انکی یہی حالت ہے جو کہ ساء مثلا القوم الذین کذبوا بایتنا وانفسھم کانوا یظلمون میں ہے - وبس راقم خاکسار محمد احسن عفی اللہ عنہ (از امروہہ)

ضروری اطلاع

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید مبارک کا دن نزدیک آ رہا ہے - خداوند کریم اس مبارک دن کو ہمارے لئے واقعی ہر پہلو سے عید کا دن بنا دے - اور ہمارے نماز روزوں کو قبول فرما دے - عید کی نماز سے پہلے فطرانہ کا ادا کیا جانا ایک نہایت ضروری امر ہے تا غربا کے لئے بھی یہ دن عید کا دن ہو - اس لئے احباب بڑی توجہ اور سعی سے فطرانہ اور چندہ عید فنڈ جمع کر کے روانہ دار الامان فرما دیں - تا غریب مہاجرین کی دعائیں بھی آپ کے شامل حال ہوں

والسلام -

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

دار الامان

خوشخبری! خوشخبری!! خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی کہ حضرت علامہ دوران سید نورالدین رضی اللہ عنہ کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیجدیں۔ ۱۰ کا وی پی ہوگا

(مینیجر الحکم قادیان)

ایک نعمت

دق - سوزش حلق - دمہ کے مریضوں کے لئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کردیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہوجانیسے پیدا ہوجاتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ)

منگانیکا پتہ:۔ وید شاستری منی سنگر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاوار سے منگائیں۔

جوہر نایاب انجن و نایاب انجن پر حلفیہ بیان

ہم اپنے دوستوں اور عوام بھائیوں کی خیرخواہی اور ان کی بدظنی کو دور کرنے کیلئے یہ حلفیہ بیان تحریر کردینا ضروری سمجھا ہے کیونکہ آجکل جھوٹے بازاری حکیموں نے پبلک کو اسقدر بدظن کردیا ہے کہ ہر ایک دوائی کو عموماً لوگ جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اسلئے خلق خدا ایک مفید اور مجرب دوائی سے بھی محروم رہجاتی ہے۔ چونکہ نایاب انجن آنکھوں کو تریاق اکبر ہے اور دنیا کی تمام دوائیوں سے بڑھ کر مفید اور زود اثر ہے اسلئے ہمپر فرض ہے کہ ناظرین کی خدمت میں اپنا حلفیہ بیان نایاب انجن کے متعلق لکھکر ان کو اعتبار دلائیں کہ واقعی نایاب انجن میں یہ فوائد موجود ہیں سب سے پہلے لعنت اللہ علی الکاذبین کو زیر نظر رکھکر اور اپنے خدا و مولی کو حاضر و ناظر سمجھکر اور نیز اپنی عادل گورنمنٹ کے مواخذہ کو بھی سمجھکر حلفیہ بیان تحریر کرتا ہوں۔ کہ نایاب انجن کے استعمال سے آنکھوں میں کوئی مرض پیدا نہیں ہوسکتا۔ دکھتی آنکھوں کو منٹوں میں آرام کر دیتا ہے [illegible] آنکھوں میں اگر لگایا جاوے تو وہ [illegible] نہیں ہوتا۔ ککروں کو فوراً دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں خواہ کیسا ہی درد کیوں نہ ہو فوراً آرام دیتا ہے۔ ٹیس اور سرخی چشم کو آناً فاناً دور کر دینا اسی کا کام ہے۔ ابتدائی موتیابند اور ناخونہ کو [illegible] کر دیتا ہے۔ دھند کو ایک ہی دن میں دور کر دیتا ہے۔ اشتر ناک کو دور کرتا ہے۔ اگر پلکوں کے بال گر گئے ہوں تو جما دیتا ہے۔ خارش چشم و [illegible] کو دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ جو پلک بسبب [illegible] کے آپس میں چپٹ جاتی ہوں انکو ایک ہی دن میں [illegible] دیتا ہے۔ جو آنکھیں [illegible] کو نہ دیکھ سکیں یا روشنی میں نہ کھل سکیں ایک دو دن ہی میں درست ہو جاتی ہیں۔ ایک سال کا پھولا جالا ایک ہفتہ میں دور کر دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس جتنے سال کا جالا یا پھولا ہو اتنے ہی ہفتے کے اندر اندر شرطیہ دور ہو جاتا ہے۔ دھندلا یا غبار والی آنکھیں بھی صاف ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں سے پیپ نکلنے کو دور کرتا ہے اور ہر وقت پانی بہنے کو روک دیتا ہے۔ [illegible] کو دور کرتا ہے۔ اگر آنکھوں میں ریت [illegible] معلوم ہوتے ہوں تو پہلے دن ہی آرام دیتا ہے۔ اسکے استعمال سے آنکھوں [illegible] بصارت کو تیز کرتا ہے محافظ جملہ امراض چشم ہے [illegible] اسکو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کو غیر مفید ثابت کردے [illegible] دور کرتا ہے۔ [illegible] آنکھوں کیلئے نہایت ہی اکسیر ہے۔ جوہر نایاب انجن اصلی قیمت [illegible] رعایتی عوام سے [illegible]۔ نایاب انجن اصلی قیمت [illegible] رعایتی عوام کیلئے تین روپیہ فی تولہ [illegible]

نوٹ ۱۸ سال سے تمام ہندوستان میں یہ انجن استعمال ہو رہا ہے۔ [illegible] نایاب انجن اپنے لئے غیر ضروری خیال کرتا ہے ناظرین [illegible] کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو نایاب کے اوصاف سنائیں [illegible]

منگانیکا پتہ حکیم بصیری فضل احمد خوشنویس [illegible] قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا جب تک کہ اس جگہ کی گائیڈ بک آپ کے پاس نہ ہو کوئی انگریزی گائیڈز کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کرے گا۔ چاہے اس کے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جا کر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے اور انکی رسوم گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد۔ عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے اور اردگرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر آنے جانے کے وسایل ان کا مفصل بیان اسطرح پر کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ جو لوگ شملہ جانیوالے ہوں یا شملہ پہونچ چکے ہوں۔ ان سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے آپ کا وہاں دوست بھی ہے تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ جانا نہیں چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے۔ کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو قیمت برائے نام فی جلد مجلد

ملنے کا پتہ **مینیجر کارخانہ امرت دھارا لاہور**

داد کا مرہم ۸/

دیکھئے مہاراجہ صاحب ریاست مٹھنکر پور سے (ضلع بھاگلپور) کیا لکھتے ہیں:۔

یہ دوسرا موقعہ ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھایا جس سے میں ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی میں مشکور ہوں۔ اس کے استعمال کرنے والے بھی جناب مہاراجہ صاحب کیطرح مرح ہیں۔ کیونکہ یہی تین مراتب کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے ایک دم اچھا کر دیتا ہے

قیمت فی ڈبیہ ۸/ محصول ڈاک ایک سے تک ۵/

ادویات ہر ایک جگہ دوکانداروں اور نیز ہمارے ایجنٹوں سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ ۔ اسٹریٹ کلکتہ۔

صحت کسطرح حاصل کرنا

[illegible] پیشاب [illegible] جسکو گردہ [illegible] صحت [illegible] خون [illegible] صحت کا بیت [illegible] مرض کی علامات [illegible] کمزوری [illegible] گردہ [illegible] پیشاب [illegible] ذیابیطس اور گردوں [illegible] کی اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غلطی سے ایام کی معمولی خیال کیا جاتا ہے پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی [illegible] پشت اور گردہ کی گولیاں [illegible] گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں [illegible] پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں [illegible] حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو [illegible] ڈون کی پشت اور گردہ کی گولیاں [illegible] ہیں۔

[illegible] کے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں [illegible] باکس [illegible] بمبئی کے پاس سے۔

ڈون کا مرہم [illegible] کسی قسم کی خارش [illegible] اکثر وقت [illegible] اور جلد کی سب [illegible] سوزش [illegible] وغیرہ کو بہت [illegible] ہر دوکاندار کے پاس [illegible] انڈیا۔

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے

اگر تندرست بچے نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے۔ اسکے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ پہلا اس بیماری کا دھوکہ ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان گنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے یعنی اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلق قوائے تناسل فوراً رفع ہو جاتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی شیشی (عہ) طلائے طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارا اس طلاء سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸/

منجن دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی ڈبیہ ۸/

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی۔

دردِ دل کا اظہار

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

الحکم کے معزز ناظرین میں سے شاید بہت ہی کم احباب اس بات سے واقف ہیں کہ ایڈیٹر الحکم اپنے ہیڈ کوارٹرز سے دور اور کیوں دور ہے؟ ممکن ہے کہ میں کسی قدر اجمالی رنگ میں اس راز سے اپنے ناظرین کو آگاہ کر سکوں لیکن اس وقت میں جس دردِ دل سے بیقرار ہو کر یہ چند سطور لکھنے پر مجبور ہوں اسکے اظہار کی کوشش کرتا ہوں۔

میں اپنے ہیڈ کوارٹرز سے تو دور ہو رہا تھا ہی مگر میرے عزیزوں اور الحکم کے کارپردازوں نے اپنی سہل انگاری اور غلط اندیشی سے گذشتہ دو ماہ کے اندر الحکم سے بالکل محروم کر دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میں الحکم کی حالت پر نظر نہ کر سکا اور نہ قوم کے سامنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ پا سکا۔

آج ۲۹ جولائی ۱۹۱۵ء کو متواتر خطوط اور برقی پیام کے بعد الحکم کے چند گذشتہ پرچوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا جن کو دیکھ کر

میری آنکھوں سے آنسو نکل گئے

ایڈیٹر الحکم کے جائز اور بیجا اور لگانہ فخر کو کوئی چھین نہیں سکتا کہ وہ احمدی قوم میں اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق پیدا کرنیوالا ہے اس فن کو اس نے گذشتہ چوتھائی صدی سے نہ صرف مطالعہ کیا ہے بلکہ عملی طور پر اسکے ذریعہ قوم کی خدمت کی ہے اسلئے الحکم جو اس کی زندگی کی روح ہے اس کو اس حالت میں دیکھ کر جسقدر صدمہ اُسے ہو سکتا ہے ناظرین اسے محسوس بھی نہیں کر سکتے۔ اسلئے میں نے ضروری سمجھا کہ گذشتہ فروگذاشتوں کے متعلق میں عذر تقصیر پیش کروں

ناظرین جانتے ہیں الحکم کا ایڈیٹر اپنی ایک مستقل رائے رکھتا ہے اور اس پر کسی وجاہت یا شوکت کا اثر نہیں پڑتا۔ اس کا مذہب ہے کہ صرف امام کی رائے ایک ایسی رائے ہے جو ناطق اور قول فیصل ہے۔ ہماری آوازیں اسکی صدا کے سامنے ختم ہو جانی چاہئیں وہ ازادی رائے کا ہمیشہ سے قدردان ہے خواہ وہ اسکی اپنی کبھی رائے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اسلئے میں الحکم کی اس سپرٹ کو اپنی زندگی میں قایم رکھنا چاہتا ہوں۔ پس گذشتہ نمبروں پر ریویو کرتے ہوئے اگر میں کسی ذمہ دار بزرگ کی رائے سے اختلاف کروں تو وہ حوصلہ سے سنیں گے۔

الحکم کا احیاء ناظرین کو معلوم ہے کہ الحکم کا احیاء حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے

تھوڑا ہی عرصہ پیشتر حضرت امیر المومنین سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر کر دیا جبکہ آپ سلسلہ میں ہمارے ایک محترم بھائی تھے۔ میری اپنی مرضی پر موقوف ہوتا تو شاید میں ابھی ایک عرصہ تک الحکم کا نام نہ لیتا مگر واقف حال احباب کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم الحکم کے لئے کسقدر جوش اور تڑپ رکھتے تھے۔ الحکم کے متعلق میری کوتاہی ان کو برہم کر دیتی اور ناممکن ہو جاتی۔

میں اس فوری انتظام کی حقیقت سے محض ناواقف تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد واقعات نے حقیقت کا اظہار کر دیا۔ حضرت امیر المومنین فضل عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کے ارشاد کے ماتحت اسکی مالی ذمہ داری کو اپنے سر لے لیا۔ اور کمال ادب سے اتنا بھی نہ پوچھا کہ روپیہ کا کیا ہوگا بلکہ حضرت نے جو فوراً ایک ہزار دینے کا وعدہ کیا تھا وہ بھی نہ مانگا یہ ادب اور احترام!۔

حقیقی معرفت کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا

نور الدین محمود کی حقیقت سے آگاہ تھا اور محمود نور الدین

کو پہچانتا تھا ہم اگر اس رنگ میں پہچانتے تو عارف ہوتے!۔

بہرحال الحکم نکلا اور بروقت نکلا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے موقعہ دیا کہ وہ منکرین خلافت کی حقیقت کھولدے کیونکہ وہ انکی گذشتہ چھ سالہ کوششوں سے واقف تھا۔ اس موقعہ پر تائید حق کیلئے اس کو جو کچھ مخالفین و منکرین سے سننا پڑا۔ اس کا اس کو ذرا بھی افسوس نہیں۔ بلکہ اسکی سعادت ہے کہ وہ اہل بیت رسالت کیساتھ دکھ دیا گیا

الحکم کا بورڈ آف ٹرسٹیز حضرت فضل عمر رض ایدہ اللہ بنصرہٖ پر جب اللہ تعالےٰ نے بار خلافت رکھدیا اور آپ کی مصروفیت بیحد بڑھ گئی تو آخری ۱۹۱۴ء میں آپ نے حضرت نواب صاحب محمد علیخان صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ایڈیٹر الحکم کی ایک کمیٹی بنادی مگر انہیں ایام میں ایڈیٹر الحکم کو اپنے ہیڈ کوارٹرز سے باہر جانا ضروری معلوم ہوا تھا۔ کہ جو لوگ اپنی کوتاہ نظری اور بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ایڈیٹر الحکم کا ہاتھ خلافت کی تہ میں کام کرتا ہے انہیں عقل آجاوے کہ

اللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ

یہی سچی بات ہے یہ کام خدا کے فضل۔ تائید اور تعلیم کے نیچے ہو رہا ہے۔ چنانچہ اب ان باطل پرستوں کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ جن لوگوں کو اپنی دانش اور فہم میں معاملہ فہم جانتے تھے وہ سب باہر ہیں اور تمام کام عمدگی سے ہو رہے ہیں۔

الحکم کا چارج میں نے اپنی غیرحاضری کے ایام میں الحکم کا عارضی چارج اپنے عزیز مکرم محمد مبارک اسماعیل بی۔ اے کو دیا۔ لیکن الحکم گذشتہ ۱۸ سال سے

ایسے ہاتھوں میں نشو و نما پا چکا تھا جو کسی گریجویٹ کے ہاتھ نہ تھے اسلئے یہ ڈگری یافتہ ایڈیٹر اسے راس نہ آیا۔ عزیز مبارک کی نگاہ کسی شاندار انگریزی اخبار کے صفحوں کی تلاش کرتی تھی اور ایڈیٹر الحکم اپنے گذشتہ چوتھائی صدی کے تجربہ کی بناپر ایم۔ اے کی سند لئے ہوئے نوجوان کو بھی اپنے ماتحت ایڈیٹری کے قابل نہیں سمجھتا تھا اسلئے الحکم کا درجہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ مضامین کے لحاظ سے گر گیا۔

اور الحکم اپنے مقام کو قایم نہ رکھ سکا!

یہی ایک بات ہے جسنے مجھے ان پرچوں کو دیکھکر رلا دیا۔ اور بورڈ آف ٹرسٹیز نے اخبار کے اخراجات کیلئے روپیہ بہم پہنچانے کا تو فکر کیا۔ مگر ان میں سے کسی نے اخبار کی اخباری حیثیت پر نظر نہ کی۔ اس کے لئے سب سے زیادہ افسوس مجھے اپنے محسن و مخدوم اور واجب الاحترام بزرگ

حضرت نواب صاحب پر ہے

جنکی معاملہ فہمی اور نکتہ رسی کا میں دل سے معترف ہوں۔ ڈاکٹر صاحب پر بہت سی ذمہ داریاں عاید تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اخبار کی قوت کے معیار پر غور کرنے کا وقت نہیں پا سکتے تھے۔ ایسی حالت میں مجھے کہدینے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ

ان پرچوں کی ترتیب پر روپیہ ضایع کیا

معاصر نور سے نوک جھونک اسی عرصہ میں معزز ہمعصر نور نے الحکم کو کس مپرسی کی حالت میں پاکر اس پر نظر عنایت کی اور جو سبق اور نصیحت وہ اپنے متواتر پرچوں میں منکرین خلافت کے جواب دینے والوں کو دے رہے تھے۔ اس پر عمل کیا۔

میں نے غیر ضروری امور پر بحث کرنے کی کبھی ضرورت نہیں سمجھی ماسٹر محمد یوسف صاحب عرصہ سے اس کوشش میں تھے کہ الحکم کو چھیڑیں اسکے لئے ان کے فایل گواہ ہیں۔ مگر میں اس کو ایک بے سود کوشش سمجھتا اور خاموش رہتا۔ لیکن انہوں نے میری غیرحاضری سے فائدہ اٹھایا۔ اور ناتجربکار نوجوانوں کو اپنا مدمقابل بنانیکا موقعہ پایا۔ اور پھر محض خیالی اور لفظی بحثوں میں معاملہ کو یہانتک بڑھایا کہ زمیندار اخبار کو اس پر نوٹ لکھنا پڑا۔ اور میں زمیندار کی اس معاملہ میں صاف گوئی کا اعتراف کرتا ہوں امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب نور بھی اس سے فائدہ اٹھینگے میں اس معاملہ پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ ایڈیٹر صاحب نور سے دوستانہ گلہ کرتا ہوں۔ کیا میری غیرحاضری میں الحکم کیساتھ یہی سلوک جائز ہو سکتا تھا کہ اس کے خلاف فوجداری مقدمہ قایم کر دینے کا منصوبہ کھڑا کر دیا گیا اور یہ قرار دیا کہ ایڈیٹر الحکم گویا تلوار لئے ان کے سر پر کھڑا ہے۔ وہ تنہائی میں بھی سوچیں گے تو خود بھی انہیں افسوس ہوگا۔ مجھے کوئی شکایت نہیں کوئی رنج نہیں الحکم کی قسمت میں یہ بات ہے کہ وہ دوستوں اور اپنوں ہی سے دکھ دیا جاتا ہے۔

خلافت کے منکرین کو تہ و بالا کر دینا چاہیں۔ جماعت کے دو ٹکڑے کر دیا اور ہمارے نور صاحب اسلام کے درد سے مضطرب الحال ہو کر اس گتھی کو اس طرح سلجھائیں کہ یہ **ہولی کھیلنا ہے** - یہ حملہ الحکم - الفضل - یا الحق پر نہ تھا - تمام راستبازوں اور انکی جماعت پر تھا اور ہے مگر اپنی اپنی سمجھ ہے - بہرحال انکے دل کی بھڑاس نکل گئی ہے اور وہ الحکم کو اس کی غیر حاضری میں اس کے مرکز سے جو اس قسم کے معاملات میں تنہا ہٹانے میں کامیاب ہوگئے آئندہ الحکم ایسی لغویات کی طرف توجہ نہ کریگا - اور نہ اس کو فرصت ہے،

الحکم کی تقطیع

الحکم کی تقطیع کے بدل دینے میں باوجود میری متواتر تحریرات کے بورڈ نے توجہ نہیں کی - اور اب انہیں اپنی ناتجربہ کاری کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ تقطیع کو نہایت بے موقعہ تبدیل کر کے اخباری شان کو اس پہلو پر بھی انہوں نے گرا دینا چاہا - میں الحکم کے ذریعہ انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ آئندہ اس کاغذ کے ختم ہونے پر اسے پہلی ۲۲ × ۲۹ ہی کی تقطیع پر شایع ہونے دیں۔

الحکم میں بعض اور فرو گذاشتیں

اسی طرح الحکم میں اور بھی فروگذاشتیں ہوئی ہیں جن کا مجھے دلی رنج ہے - آئندہ خدا تعالیٰ کا فضل اور توفیق شامل حال ہو تو الحکم ان لغزشوں سے بچایا جاویگا - اور ایڈیٹر الحکم ہر چند دور ہو - لیکن وہ اسکے مضامین کو زیر نظر رکھیگا - ضرورت ہے کہ بورڈ آف ٹرسٹیز بھی توجہ کرے - اگرچہ اصولی رنگ میں بورڈ آف ٹرسٹیز نے حضرت امیر المومنین کے اسوہ پر قدم مارا تھا - کہ اسکے مضامین کے متعلق کوئی توض نہ ہو - لیکن اس وقت ایڈیٹر الحکم قادیان میں موجود تھا - اور اسکی ذمہ داری اور تجربہ پر اعتماد کیا جا سکتا تھا - اسکی غیر حاضری میں الحکم ایسے اخبار کی شان کو قائم رکھنے کیلئے ان امناء کا فرض تھا کہ وہ توجہ فرماتے - بہرحال میں ان دو مہینوں میں الحکم کی حالت پر قوم سے معذرت کرتا ہوں امید ہے وہ بھی دریا دلی سے نظر کرے گی۔

میرے سفر کے اغراض

میرا سفر حضرت امیر المومنین کی ایک رویا کے ذیل میں ہے، اور وہ دینی امور سے وابستہ ہے جو شخص کہتا ہے کہ میں اپنے پرائیوٹ کام پر گیا ہوں وہ ناواقف ہے میں لاف زنی کی ضرورت نہیں سمجھتا - واقعات خود ظاہر کرینگے - میں مغربی اور جنوبی ہند کی بعض زبانوں کی تحصیل کی کوشش کرنا چاہتا ہوں - اور سیرۃ کے متعلق بعض ضروری مواد کا فراہم کرنا زیر نظر ہے اس وقت اسی قدر کہہ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کا فضل رفیق راہ ہوا تو قوم کے سامنے نتایج بھی آجائیں گے۔

آخری بات

اس سلسلہ میں آخری بات صرف عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الحکم قوم کی ایک امانت ہے بار بار اس کے متعلق اپیلیں کرتے رہنا میں حقایق پسند قوم کی ہتک سمجھتا ہوں - حضرت امیر المومنین خلیفہ اول نور اللہ مرقدہٗ نے مجھ سے ہزار کی اپیل تم کی تھی میں کہہ چکا ہوں کہ یہ قرض ہے جو قوم کے ذمہ ہے - اسے ادا کر دو اور بورڈ آف ٹرسٹیز کو الحکم کے متعلق مالی تفکرات سے آزاد کر دو اور یہ تفکرات وہاں تک ہی محدود نہیں حضرت امیر المومنین فضل عمرؓ ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات تک موثر ہیں کیونکہ یہ امانت ان کے سپرد نور الدین نے کی ہے اب چاہو تو

مغفور اور موجود امام کی خواہش کو پورا کرو

اور اس سے دعا لو - میں تو اپنی قوم پر یہی حسن ظن رکھتا ہوں ضرورت ہے کہ انجمنیں اس سوال کو حل کریں - اور آئندہ وہ اس قومی ہتک کو اخبار میں نہ آنے دیں - جہاں وہ سلسلہ کے دوسرے صیغوں کی زیر باری کے فکر میں ہیں وہاں اس کو بھی داخل کریں اور میں سمجھتا ہوں صدر انجمن کو خود اس کے لئے تحریک کرنی چاہیئے - میں صدر انجمن کو اسکی تحریک نہ کرتا - اگر حضرت امیر المومنین نور الدین رضی اللہ عنہ نے اپیل نہ کی ہوتی - الحکم اگر صدر انجمن کا زر خرید غلام بننا چاہتا تو بہت عرصہ پہلے خوشی سے صدر انجمن کے بعض ممبر اس کو خیر مقدم کہہ دیتے - میں اس وقت صدر انجمن کا صرف اسلئے فرض سمجھتا ہوں کہ وہ حضرت امیر المومنین کی اس اپیل کی تعمیل کیلئے ' و لاجواب وہ ہے -

الحکم کا موجودہ انتظام قوم کے خادم عزیز غلام محمود احمد خلف ایڈیٹر الحکم کے ہاتھ میں ہے - ناظرین کو معلوم ہے کہ میں نے اس بچہ اور اس کے دوسرے بھائیوں کی زندگی اپنے دلی شعور اور بصیرت کے ساتھ خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہے حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت قوم کو اختیار ہے کہ وہ انسے خدمت دین کا جو کام چاہیں لیں - میں اپنے ذاتی حقوق کو اس خدمت پر قربان کر چکا ہوں محمود اپنے آقا سیدنا محمودؓ کا ہم نام ہے الحکم کی پہلی جلد کے تیسرے نمبر میں اسکی پیدایش کی خبر درج کرتے وقت یہ نام میں نے حضرت امیر المومنین کے نام پر تفاؤلاً ہی رکھا تھا - الحکم اور محمودؓ کی عمر برابر ہے الحکم اس سے دو ہفتہ بڑا ہے - میری خوش قسمتی ہے اگر وہ الحکم کے ذریعہ خادم قوم ہو قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس نوجوان خادم کی حوصلہ افزائی کرے - میرے مرنے کے بعد اگر وہ الحکم کا چارج لیکر قوم سے اپیل کرتا تو میرا یقین ہے شاید قوم میں ایک خاص جوش پیدا ہو جاتا - لیکن کیا یہ قومی خوش قسمتی نہیں کہ اس کے خادم کی زندگی ہی میں وہ بچہ جو خدمت دین کیلئے محرر ہے اس کام کو ہاتھ میں لیتا ہے پس تم ایڈیٹر الحکم کے معاملات کو اسکی ذات تک ختم کر کے الحکم کے اس دور جدید میں اس نوجوان ایڈیٹر کا جو اپنے باپ کی خدمات کو پیش کر کے اپیل کرتا ہے ہاتھ بٹاؤ - اللہ تعالیٰ تمہارے چندہیوں کو ضایع نہیں کرے گا۔ (یعقوب علی تراب او جنوبی ہندوستان)

افریقہ میں توحید و تثلیث کا مقابلہ

مسیحی مشنریوں کی اولو العزمی اور مسلمانوں کی غفلت

نمبر - (اول)

اخبار وکیل نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک سلسلہ مضامین مسلمانوں کی توجہ اور مذہبی بیداری کیلئے شایع کرنا شروع کیا ہے میں اسے سر دست بلا کم و کاست ذیل میں درج کرتا ہوں اور اپنی قوم کو اس پر توجہ دلاتا ہوں کہ یہ فرض اگر اس وقت کسی جماعت اور قوم کا ہے تو وہ صرف احمدی قوم کو اس پر توجہ دلاتا ہوں کہ یہ فرض اگر اس وقت کسی جماعت اور قوم کا ہے تو وہ صرف احمدی قوم کا ہے - اس لئے کہ یہی وہ قوم ہے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے - عیسائی مذہب مشنری مذہب نہ تھا اسلئے کہ حضرت مسیح کی بعثت کی یہ غرض نہ تھی وہ صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو جمع کرنے آئے تھے یا احمدؐ رسول کی بشارت دینے -

برخلاف اس کے اسلام ایک مشنری مذہب تھا - کیونکہ وہ عالمگیر مذہب تھا - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ نوع انسان کے مرکز پر کھینچا گیا تھا - جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے -

قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا ط اسلیے ہر مسلم کے ذمہ تبلیغ اسلام ایک فرضیت کا رنگ رکھتی تھی - اور پھر ایک جماعت مخصوص کرنیکا قرآن کریم نے حکم دیا وہ جماعت اس زمانہ میں ہی جماعت ہو سکتی ہے جسکے ذریعہ غلبہ اسلام مقدر کیا گیا ہے -

مفسرین اسلام متفق ہیں - کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہٗ علی الدین کلہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ میں ہوگا - اور وہ آنیوالے موعود تم ایمان لاچکے کہ آگیا اور تم میں وہ روح اشاعت اسلام کی پیدا کر کے اور حقیقی اسلام سے آگاہ و واقف کر کے خدا کے حضور چلا گیا - اب اسکے دوسرے خلیفہ اور مصلح موعود کا دور ہے - اسکے ہاتھ پر اسلام کا اکناف عالم میں پھیلنا بھی مقدر ہے - وکان امرا مفعولا - یہ ہو کر رہیگا - اس کو خدا تعالیٰ نے جو جوش اس مقصد کیلئے دیا ہے وہ تمہیں معلوم ہے پس اگر کسی قوم اور جماعت سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلائیگی تو وہ تم ہی ہو -

افریقہ میں جو حالت ہے وہ تمہیں اس مضمون کے پڑھنے سے معلوم ہوگی جو ذیل میں دیا جاتا ہے - اس وقت ضرورت ہے کہ مشرقی افریقہ میں ہمارے مشنری جاویں اور میں تو ان خوشیوں کو سونگھ رہا ہوں - جو عنقریب افریقہ سے آنیوالی ہیں - میرے دوستو! وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تم اب مشرق مغرب میں پھیل جاؤ - لیکن یاد رکھو تمہاری کامیابی مذاہب اور نفاق پر مبنی نہیں - ان ذلیل صفات کے اندر نشو و نما کی طاقت نہیں ہے، جب تم حق لیکر نکلتے ہو پھر خوف کس کا؟ اگر تم احمدیت کے اظہار سے

رکھتے ہو تو اسکے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں کہ تم اس کے ظاہر کرنے کی اسلئے جراءت نہیں کرتے کہ اس میں حق کی قوت نہیں؟

اگر نعوذ باللہ امر واقعہ یہی ہے کہ مخالف کو دھوکہ کیوں دیتے ہو صاف کہدو کہ یہ خیالی امر ہے لیکن یہ حق ہے اور یہی حق ہے تو پھر تم کیوں ڈرتے ہو۔ احمدی کبھی احمدیت کو پیش کر کے شرمندہ نہیں ہو سکتا جنکو تو بے مریض تھے انہوں نے کتمان حق کیا ہے اور وہ تاویلات رکیکہ سے اس سلسلہ کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ خود ایسے لوگوں کو کاٹ دیگا۔ ان کے ظاہری شان و شوکت اور طمطراق سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ یہ ملمع سازیاں ایک برسات کے بعد حقیقت کو دکھا دینگی ہمعصر وکیل کے آرٹیکل میں تم پڑھ چکے ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان وجود کو جو ہمہ آشتی رحم اور صلح کا مجسمہ تھا خدا نے اسے رحمۃ للعالمین ہو کر وہ پیغام صلح نہ دیا جسکی آج ہمکو تحریک کی جاتی تھی۔ خدا کے کسی نبی نے بھی یہ نہ چاہا کہ ربانی پیغام کے مقابلہ میں اپنی طرف سے کچھ پیش کر دیں۔ پس یہ طریق اشاعت کا نہیں ہے ایک حق تمہیں دیا گیا ہے اس کو لیکر اگر نکلوگے تو تم کامیاب ہو سکتے ہو جو لوگ کہتے ہیں ہم راستہ صاف کرتے ہیں بدظنی دور کرتے ہیں ان کی اس صدا کو کیا تم نے اس سے پہلے نہیں سنا۔ میں کسی کے برا کہنے سے نہیں ڈرتا۔ اس قسم کی ملمع سازیوں نے تمہاری ترقی کو کئی سال پیچھے ڈال دیا کیا ہندوستان میں اس طریق تبلیغ نے کوئی اثر پیدا کیا؟ انگریزی تعلیم یافتہ قوم آزادی پسند قوم نے جسکی واہ واہ کو کامیابی بتایا جاتا تھا کیا اس حق کو جو سلسلہ کے ذریعہ ظاہر ہوا قبول کر لیا۔ پس حق پسند قوم کی شان سے گری ہوئی بات ہے کہ وہ لفاظیوں پر خوش ہو جائے جو لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تحریروں اور تقریروں نے ایک اثر پیدا کر دیا ہے ان سے پوچھو وہ اثر کیا ہے؟ اس کا عملی ثبوت کیا ہے؟ جب تک کوئی عملی ثبوت نہ ہو ان موہنی باتوں سے مسحور نہ ہو جاؤ۔

اب یاد رکھو کہ ترقی اسلام کی ایک ہی صورت ہے کہ تم اپنے امام کی ماتحت اس حق کو لیکر نکل جاؤ۔ وہ ایک جماعت ایسے مبلغین کی طیار کر رہا ہے۔ پس اس کام کو اس پر چھوڑ دو تم اپنے ذمہ صرف یہ کام رکھو کہ ان مقاصد کیلئے جو مالی ضروریات ہیں ان کا فکر کرو۔

وہ زمانہ گیا جب تمہارا روپیہ اینٹ اور پتھر پر صرف کیا جاتا تھا اب اینٹ اور پتھر مقدم نہ ہونگے بلکہ اشاعت سلسلہ مقدم ہوگی۔ یہ سال گذرنے نہیں پائیگا کہ احمدی مشنریز کو تم دنیا کے مختلف حصوں میں پاؤ گے۔

میں بلاخوف لومۃ لائم اپنی پوزیشن کو صاف کئے دیتا ہوں مجھے کہا جاتا ہے کہ خواجہ صاحب کے ساتھ مجھے عداوت ہے۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کی قسم ایک حجت ہو سکتی ہے۔ سنا خدا ترس ظالم میرا مخاطب نہیں۔ وجہ عداوت کوئی ہونی چاہیئے۔ خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں نے الحکم کی رائے کو خریدنے میں ہزار دو ہزار روپیہ دینے چاہیئے ایسی حالت میں کہ الحکم بھاری بوجھ کے نیچے ہو۔ اور اس کا عیال اور ایڈیٹر روپیہ کی ضرورت محسوس کرتا ہو۔ اس نے ان تردیوں کو قبول نہیں کیا۔ خواجہ کے ساتھ میری کوئی عداوت نہیں ہو سکتی۔ ادنیٰ سے تامل سے یہ مسئلہ سمجھ میں آسکتا ہے ہاں میں یہ کہتا آیا ہوں کہ جو طریق تبلیغ کا وہ پیش کرتے ہیں وہ سلسلہ کی اہمیت کو مٹانے کا ہے یا تو انہیں خود اسکے پیش کرنے میں کمزوری معلوم ہوتی ہے اور سلسلہ کی سچائی میں شبہ ہے ورنہ کوئی شخص حق کی قوت پاکر اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ جب وہ ہندوستان میں وعظ کہتے تھے اور بالفاظ خود راستہ صاف کرتے تھے۔ اور آپ ہی اپنے لیکچروں کی کامیابی کا اندازہ ان چیزوں سے کرتے تھے جو انتشار تقریریں ملتی تھی۔ میں کہتا تھا یہ بڑا فیشن اور رواج ہے اگر وہ لوگ متاثر ہیں تو کیوں احمدیت کو قبول نہیں کرتے۔ اب واقعات نے بتا دیا کہ خواجہ صاحب کے ولایتی حسن کے باوجود بھی ہندوستان کے ان انگریزی خوانوں نے احمدیت کو قبول نہیں کیا۔ یہاں تک کہ زمیندار کے ایڈیٹر صاحب نے جنکی از بس توصیف کیجاتی تھی کہ رجوع کر چکا ہے ابھی بیعت نہ کی۔ تا بدیگراں چہ رسد اسی طرح ولایتی تبلیغ کا حشر ہے۔ یہ یقینی امر ہے اور صاف شدہ بات ہے۔ خواجہ صاحب سلسلہ کو پیش نہیں کرینگے۔ ایسی صورت میں تمہارا فرض ہے کہ احمدی مشن قایم کرو۔ اور تمام اطراف عالم میں انہیں پھیلا دو۔ یہ ایک فرض ہے جو تمہارے ذمہ ہے میرے دوستو! ان مضامین کے سلسلہ میں تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کسقدر کام کرنیکی ضرورت ہے۔ تمہاری ایک سو سے زاید انجمنیں ترقی اسلام کیلئے علاوہ دوسرے چندوں کے اگر صرف بیس روپیہ ماہوار مخصوص کر لیں تو تم دو ہزار روپیہ ماہوار دے سکتے ہو۔ پھر دیکھو تمہارا دو ہزار روپیہ کسقدر کام دے سکتا ہے۔ اٹھو کہ یہی وقت ہے۔ اب میں وکیل کا مضمون درج کرتا ہوں:۔

غور سے دیکھا جائے تو اسلام کے ایک سچے نام لیوا کے فرایض کی فہرست صرف صوم و صلوٰۃ اور حج و زکات پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک راسخ العقیدت مسلم کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ نور ہدایت کے پھیلانے میں ہر وقت اور ہر حالت میں کوشاں رہے نماز پنجگانہ ہمپر فرض کیگئی ہے اور اسکے فواید کی تصریح خود خدائے واحد نے یہ فرمائی ہے کہ ان الصّلٰوۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (نماز تمام فحش اور ممنوع افعال کے ارتکاب سے روکتی ہے) روزے فرائض کی فہرست میں محض اسلئے رکھے گئے کہ ہمیں صبر و تحمل کا خوگر بنائیں۔ زکوٰۃ کی غرض و غایت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ امراء خدا کے دیئے ہوئے مال و دولت میں سے غرباء کی امداد کیلئے بھی کچھ نہ کچھ وقف کیا کریں۔ حج کی مصلحت بالکل ظاہر ہے کہ سال بھر میں ایک مقررہ وقت پر تمام دنیا کے مسلمان مجتمع ہوں۔ اور ان میں باہمی تبادلہ خیالات کے علاوہ شعائر مذہب میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن کیا اس مقدس تعلیم کا تمامتر مقصد صرف یہ ہے کہ ایک مسلمان شخص تزکیہ نفس اور زہد و اتقا کے فیوض و برکات اپنی اپنی ذات تک محدود رکھے اور باقی تمام باشندگان عالم کو اپنے حال پر چھوڑ دے؟ اس سوال کو حل کرنیکے علماء ریاضی یا قدیم و جدید فلاسفہ کیطرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر تمہیں اسلام سے ذرا بھی لگاؤ ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارا صحیفہ آسمانی جہاں حافظوا علی الصّلٰوۃ اور کتب علیکم الصیام اور وغیرہ کے ارشادات زبانی سناتا ہے وہاں اس حکم کا بھی اعلان کرتا ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر (تم میں سے ایک مخصوص جماعت ایسی بھی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دے انہیں افعال حسنہ پر مائل کرے۔ اور قبیح و مذموم عادات کے ارتکاب سے روکے) رسول مقبول کے زمانہ حیات میں جس صبر و استقلال سے اس حکم کی تعمیل کیگئی وہ کسی پیرو اسلام سے مخفی نہیں۔ کفار مکہ نے سلسلہ دعوت و ارشاد کو روکنے کیلئے اپنی ساری طاقت صرف کر دی۔ آنجناب کی توہین و تحقیر میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ صحابہ کرام رضم کو انواع و اقسام کی تکلیفیں پہنچائیں۔ نومسلموں کو عبرت انگیز سزائیں دیں اور بالآخر جب انہیں اس امر کا یقین واثق ہو گیا کہ انکی تمام مذکورہ بالا جد و جہد ترقی و اشاعت اسلام میں حایل ہونے سے عاجز ہے تو سب سے آخری تدبیر حضور سرور کائنات کے سامنے یہ پیش کی کہ آپ بتوں سے تعرض نہ کیجئے ہم آپ کے خدا کو برا نہ کہیں گے"۔ لیکن فدائے اسلام کو یہ کیونکر گوارا ہو سکتا تھا کہ نسل انسانی بیجان اور اپنے ہی ہاتھ کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے سربسجود ہو اور اس کا رسول چپ چاپ اس قبیح منظر کو دیکھا کرے۔ چنانچہ ان سے صاف طور پر کہہ دیا گیا کہ ہمارے اتفاق کی یہی ایک صورت ہے کہ تم خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھیراؤ۔ پیغمبر برحق کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے بھی اشاعت اسلام کے کام کو بدستور قایم رکھا۔ خلفاء اربعہ کے سوانح زندگی پر ایک غایر نظر ڈالی جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جہاں سیاسی نظم و نسق اور ملکی فتوحات کیلئے مخصوص جماعتیں مقرر تھیں وہاں مذہب حقہ کی تبلیغ و اشاعت کے کام پر بھی مسلمانوں کی ایک کافی تعداد متعین تھی وہ بلاخوف و خطر غیر ملکوں میں جاتے تھے۔ اور بنی نوع انسان میں تہذیب و شائستگی پھیلاتے اور انہیں راہ راست پر لانے میں جان

وہاں تک کی پرواہ کرتے تھے۔ مدنیا نے اسلام کے تیسرے دور میں بھی جبکہ بنی عباس اور بنی امیہ کی حکومتیں اوج کمال پر تھیں اشاعت اسلام کی قریب قریب یہی حالت تھی اور اس زمانے میں اگرچہ وعات اسلام کی کوئی خاص جماعت مقرر نہ تھی۔ مگر ہر مسلمان تاجر جو دنیا کے دور دراز ممالک کا سفر کرتا تھا۔ بجائے خود ایک داعی اسلام کا حکم رکھتا تھا اور جس ملک میں وہ پہونچتا تھا وہاں کے باشندوں کو اپنے ملک کی مصنوعات و پیداوار کے پہلو بہ پہلو متاع اسلام سے بھی مالا مال کر دیتا تھا۔ چین۔ ترکستان۔ اور جاوا و سماٹرا وغیرہ میں اس وقت اگر کثیر حصہ آبادی اسلام کا حلقہ بگوش ہے تو سب کچھ انہیں عرب تجار کی سعی مشکور کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں مدتہائے دراز تک اسلام کے متعلق سلسلہ دعوت و ارشاد کی یہی حالت قایم تھی۔ یہانتک کہ حکومت بنی امیہ کی بنیاد باہمی مناقشات کی وجہ سے بالکل کھوکھلی ہو گئی اور ہر طرف طوائف الملوکی کا دور دورہ ہونے لگا۔ اس طوفان بے تمیزی میں چند افراد جان بچانے کی غرض سے اندلس کی طرف نکل گئے اور اپنے حسن تدبیر اور بے نظیر فہم و فراست کی بنا پر وہاں بھی ایک زبردست اسلامی سلطنت قایم کر دی۔ اس ملک میں مسلمانوں نے جس شان و شوکت سے صدیوں تک حکومت کی ہے اس کے تکرار کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہے کہ اندلس کے علم و فضل کا شہرہ تمام یوروپ میں پھیل گیا۔ اور تشنگان علم میں سے جو لوگ پوپ کے حقوبت آمیز احکام کا مقابلہ کر سکے وہ جرأت کر کے اس بحر فضل و کمال تک پہونچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اُن لوگوں میں جرمنی کا لوتھر نامی ایک راہب بھی تھا۔ اس شخص نے فلسفۂ اسلام کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اس سے متاثر ہو کر رومن کیتھولک مذہب کی مشرکانہ رسوم کے قلع قمع پر کمر باندھ لی۔ اول اول تو اسے بہت کچھ ناکامی ہوئی۔ لیکن آخرکار فرقہ پروٹسٹنٹ جسکی اس نے بنیاد رکھی تھی بہت کچھ ترقی کر گیا اور آج مسیحی دنیا میں جو اقتدار اس فرقہ کو حاصل ہے وہ اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوا۔

ان تاریخی واقعات کے دوہرانے سے ہمیں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ قرون اولی کے مسلمان اشاعت اسلام کو اپنا فرض اولین خیال کرتے تھے۔ اور اس وقت مسیحی دنیا کے خیالات میں جو انقلاب رونما ہو رہا ہے وہ اسلامی تعلیم کے تصادم ہی کا نتیجہ ہے۔ لیکن مسلمانوں کی گذشتہ اور موجودہ حالت میں کسقدر فرق واقع ہو گیا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ہو تو اس حقیقت پر غور کرو کہ وہی مسیحی دنیا جس کا سب سے بڑا مصلح اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر عیسائیت کی اصلاح پر مایل ہوا تھا۔ اس وقت اس انہماک سے اشاعت تثلیث میں مصروف ہے کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ بھی ایسا باقی نہیں رہا جہاں مسیحی مبلغین نے آجتک قدم نہ رکھا

لیکن خود وہ لوگ جنہیں اسلام کے پیرو ہونے کا دعویٰ ہے اس ذلت و ادبار میں مبتلا ہیں۔ کہ دوسروں کو اپنا بنانا تو درکنار اپنے گھر کی حفاظت سے بھی عاجز ہو رہے ہیں۔

اس میں کسی کو کلام نہیں کہ اسلام میں ایک زبردست قوت جاذبہ موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت بھی مسلمانوں کے جمود و غفلت کے باوجود اقطاع عالم میں اسکی اشاعت و ترقی کا سلسلہ کم و بیش جاری ہے۔ مگر مسیحی مبلغین اس کی ترقی میں سدراہ ہونے کے لئے جس سرگرمی سے تیاریاں کر رہے ہیں اگر مسلمان ان کے مقابلے کیلئے آمادہ نہ ہو گئے تو یقینی بات ہے کہ باشندگان عالم کا ایک کثیر حصہ جو مسلمانوں کی معمولی توجہ سے اسلام کا حلقہ بگوش ہو سکتا ہے تثلیث کے پیچ در پیچ عقیدے کا شکار ہو جائیگا۔ اسلام کے خلاف مغربی دنیا کا مذہبی فریق جو تدابیر عمل میں لا رہا ہے ان کی تفصیل مطلوب ہو تو دم بھر کیلئے براعظم افریقہ پر نگاہ ڈالو!

اس طویل و عریض براعظم میں سے صرف انگریزی مصری سوڈان میں ان حضرات کی سرگرمیوں کا یہ عالم ہے کہ میلوط میں جو خرطوم سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے سوڈان یونائٹڈ مشن کا دفتر ہے یہاں اس وقت تین مبلغین موجود ہیں۔ مگر عنقریب ایک کافی تعداد پہونچنے والی ہے۔ اس سے ایک سو میل کے فاصلہ پر امریکن یونائٹڈ پرسبیٹرین مشن کے نمائندے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ جنکی موجودہ تعداد سات ہے۔ اس سے جنوب کی سمت میں دو سو میل اور آگے بڑھ کر چرچ مشنری سوسائٹی کا ایک اور مقام ہے جہاں چار مبلغین سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ گوکو میں بھی یہ حضرات موجود ہیں۔ اور دریائے نیل کے مغربی ساحل پر سوڈان کے ایک صوبے میں ذاؤ اور یا مبیو کے شہروں میں بھی ان کے دفتر نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب مشنری پروٹسٹنٹ فرقہ کے قایم مقام ہیں۔ اور ان کے علاوہ دریا کے مغربی ساحل پر تین مقامات میں آسٹرین رومن کیتھولک مشن کے دفاتر ہیں۔

ان اعداد سے ظاہر ہے کہ صرف اسی ایک حصہ ملک کے نو مقامات میں مسیحی مشنریوں کی کافی تعداد موجود ہے مگر باوجود اس کے ریورنڈ ڈی۔ ایس کڈی آر مڈ کو اصرار ہے کہ مسیحی دنیا انگریزی مصری سوڈان کی مذہبی خیر و بہبودی کیطرف سے بالکل غافل ہے اور اگر یہ غفلت بہت جلد عملی کارروائی سے تبدیل نہ ہو گئی تو آئندہ اس ملک میں تبلیغ عیسائیت کا کام بہت دشوار ہو جائیگا چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔ انگریزی مصری سوڈان میں عیسائیت کے خلاف جو خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ میں نے افریقہ کے تازہ سفر میں اس کے متعلق حقیقی معلومات بہم پہونچائے ہیں۔ خرطوم سے جنوب کیطرف سفر کیا جائے تو افریقہ کے کافر اقوام میں اسلام کی تیز رفتار اشاعت اور مسیحی مشنریوں کی کمی کا ایک خوفناک نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ بعض مقامات میں سو سو میل کا فاصلہ مسیحی مشنریوں سے خالی ہے اور ہماری اس غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ملک میں بلا مزاحمت ترقی کرتا جاتا ہے اور آئندہ تبلیغ عیسائیت کے کام کو زیادہ مشکل بنا رہا ہے مسیحی مشنریوں کی جو قلیل تعداد اس وقت یہاں موجود ہے وہ اسلام کی اس روز افزون ترقی کو روکنے کیلئے بالکل ناکافی ہے اگر مسیحی دنیا ڈنکا اور شلک سی متعدد قوموں کو جو ملک میں جابجا پھیلی ہوئی ہیں۔ انجیل کے زیر اثر لانے کی خواہشمند ہے تو اسے موجودہ تعداد سے کم از کم پانچ گنا زیادہ مسیحی مشنری یہاں بھیجنی چاہئیں۔"

ریورنڈ موصوف کے خیال میں مسیحی مشنریوں کی موجودہ تعداد بالکل ناکافی ہے اور وہ اس کو اس لئے زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کی روز افزون ترقی کو روک دیا جائے۔ مگر ایک مسلمان ہیں کہ خواب غفلت کے مزے لے رہے ہیں۔ اور ان سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ جن ملکوں میں اسلام محض اپنی صداقت کے زور سے پھیل رہا ہے وہاں پہونچکر مفت میں کامیابی کا تمغہ حاصل کریں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہاں اشاعت اسلام کیلئے کوئی باقاعدہ جماعت مقرر نہیں ہے۔ صرف کبھی کبھی کوئی مسلمان تاجر آنکلتا ہے اور کافروں میں اشاعت اسلام کی موجودہ حالت انہی تاجروں کے فیض صحبت کا نتیجہ ہے یہاں کے لوگ بچوں کیطرح بالکل سادہ ہیں۔ اور مذہب میں راسخ العقیدہ نہ ہونیکی وجہ سے ظاہری نمود و نمایش سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ان کا مذہب بالکل بے بنیاد ہے۔ اور کسی زیادہ مدلل مذہب کے سامنے وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ جو لوگ ان اقوام کے حالات سے واقف ہیں ان کا خیال ہے کہ ان کا قدیم مذہب چند روز کا مہمان ہے اور کوئی اَور زیادہ معقول مذہب جس سے اسکا مقابلہ ہوگا۔ عنقریب اسے نیست و نابود کر دیگا۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس زریں موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور سوڈان کے اس علاقے میں اپنے مذہبی نمائندے بھیجکر کافروں کو اسلام کی طرف مایل کرنے میں ہمت و استقلال سے کام لیں۔ ورنہ اس میں شک نہیں کہ مسیحی مشنریوں کی کوشش سے عنقریب ہی اس ملک میں عیسائیوں کے سوا اور کوئی فرقہ دکھائی نہیں دیگا۔ چنانچہ ریورنڈ کور اپنی قوم کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔ کہ اگر اس وقت مسیحی مشنریوں کی کافی تعداد اس ملک میں متعین کیجائے جبکہ یہاں کے لوگ ابھی کافر ہیں اور ان کے عادات و خیالات

یقیناً سادہ ہیں۔ تو عظیم الشان نتائج کی توقع ہو سکتی ہے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم ایک ہی نسل میں ان کو عیسائی بنا سکیں گے بلکہ اس جد و جہد کا فائدہ یہ ہوگا کہ اسلام کی ترقی رک جائیگی کہ جہد یہ لوگوں کا مذہب اسلام نہیں ہے۔"

کیا اس بیان سے ظاہر نہیں ہوتا کہ اور ملکوں کیطرح یہاں بھی غلط بیانیوں سے کام لیا جائیگا۔ اور ان لوگوں کے سامنے اسلام نہایت مہیب صورت میں پیش کیا جائے گا؟۔ کیا مسلمانوں میں اتنی غیرت و حمیت بھی باقی نہیں رہی کہ اپنے مقدس مذہب کو ان افترا پردازیوں سے بچانے کی کوشش کریں اور وحشی سوڈانیوں کی جن کے دل اسلام کیطرف مائل ہو چکے ہیں اور جو مسلمانوں کو دنیا کی مہذب ترین اور شریف ترین قوم خیال کرتے ہیں۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے لئے مدد کریں۔ ان کو اسلام سے جو حسن عقیدت ہے اس کا اعتراف خود ریورنڈ صاحب کو الفاظ ذیل میں کرنا پڑا ہے چنانچہ وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ "اس وقت کافروں کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ دنیا کے تمام تعلیم یافتہ دولتمند اور طاقتور لوگ مسلمان ہیں اور جو لوگ خود ان کی طرح غریب اور ذلیل ہیں انکا کوئی مذہب ہی نہیں ہے۔ اگر تم ایک ایسے کافر سے جو کسی اسلامی آبادی کے قریب رہتا ہے سوال کرو کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو وہ فوراً مسلمان ہونے کا اقرار کرے گا۔ مگر جب اس سے اس کا سبب پوچھا جائے تو صرف یہ کہتا جائیگا کہ "میں مسلمان ہوں" لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہے۔ بلکہ صرف اسلئے اسلام کا اقرار کرتا ہے کہ اس کے خیال میں شمال کیطرف سے جس قدر امیر اور طاقتور اجنبی آتے ہیں سب مسلمان ہوتے ہیں۔ اور چونکہ وہ خود بھی دانا امیر اور طاقتور بننے کا خواہشمند ہے اسلئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے۔

ریورنڈ موصوف کا خیال ہے کہ "کافروں کو سب سے پہلے جو چیز اسلام کیطرف کھینچتی ہے وہ اسکی اخلاقی طاقت نہیں ہے کیونکہ وہ اس کے اوامر و نواہی سے واقف ہونے کی کبھی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے لئے جو چیز قابل رشک ہے وہ مسلمانوں کی ظاہری دانائی۔ دولت اور زرق برق لباس ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا صرف اسلئے فخر سمجھتے ہیں کہ ان کے دائرہ معلومات میں یہ بھی انتہائی عزت ہے۔" لیکن وہ ساتھ ہی اس امر کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ جب کافر لوگ مسلمان کہلانا شروع کر دیتے ہیں تو ان کے واقعی طور پر مسلمان ہو جانے اور اپنے خاندان کو بھی اسلام کا حلقہ بگوش بنانے میں بہت تھوڑا فرق رہجاتا ہے۔" اس کے بعد صاحب موصوف پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ "یہ ایسی حالت ہیں اگر مسیحی مناظر انکے سامنے کثرت سے پیش کئے جائیں تو یہ خام اعتقاد کافر لوگ اسی آسانی سے عیسائی بن سکتے ہیں۔ جسطرح وہ مسلمان بن رہے ہیں۔ عیسائی ہو جانے کے بعد اگر وہ ایسے ہی غریب و مفلس رہیں جیسے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جانیکے بعد اگر وہ ایسے ہی غریب مفلس رہیں جیسے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونیکے بعد رہتے ہیں تو کچھ خوف نہیں۔ لیکن انہیں کم از کم عیسائیت کے متعصب مخالفین بننے سے بچانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد انکی اولاد سے جو توقعات ہو سکتے ہیں وہ ظاہر ہیں۔" ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ ان سوڈانیوں کو عیسائی بنا دینے سے یہ مقصود نہیں کہ یہ ضلالت سے نجات پائیں بلکہ اصلی مدعا یہ ہے کہ انہیں دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے روکا جائے لیکن اگر مسلمان بھی ادائے فرض پر متوجہ ہوں۔ تو ریورنڈ موصوف کی تمام امیدوں پر پانی پھر جائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے مزید خطرات اور سفر کی آسانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"انگریزی مصری سوڈان کے مغرب میں فرانسیسی سوڈان واقع ہے جس کا کچھ حصہ مسلمان اور بقیہ کافر ہے اس کے جنوب میں بلجین کانگو اور یوگنڈا ہے جہاں پہلے ہی ایک ایسا چرچ قایم ہے جو جنوب مشرق کیطرف سے بڑھنے والے سیلاب یعنی اسلام کا بخوبی مقابلہ کر رہا ہے۔ مشرق میں ابی سینیا کا ملک ہے۔ جہاں برائے نام عیسائیت کی شمع تقریباً گل ہو چکی ہے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے اگر ہم کل جنوبی سوڈان یا اس کے اکثر حصے کا مسلمان ہو جانا گوارا کرلیں تو اس کا جو کچھ اثر مضافات پر پڑے گا۔ وہ بالکل ظاہر ہے فرانسیسی سوڈان اور کانگو میں اسلام حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ اور آیندہ اسے اور بھی زیادہ قوت و طاقت حاصل ہونے والی ہے۔ یوگنڈا کی مشکلات قریبی زمانے میں بڑھ جائینگی اور ابی سینیا تو مسلمان تجار سے بالکل معمور ہو جائیگا جو اپنے فاتح مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے از حد مشتاق ہیں آمد و رفت کے لحاظ سے سوڈان میں بہت سی آسانیاں میسر ہیں۔ لنڈن سے اگر خرطوم تک سفر کیا جائے تو صرف سات دن صرف ہوتے ہیں۔ سوڈان کافر ممالک میں سے یوروپ سے بالکل قریب ہے اور یہاں تبلیغ عیسائیت کیلئے بڑا وسیع میدان موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے اس ملک میں مسیحی مشنریوں کے حرکات نو مقامات میں دفاتر ہیں خرطوم سے جنوب کیطرف ہر مہینے میں کئی جہازات جاتے ہیں اور ملک بھر کے طول و عرض میں ایک اعلےٰ درجے کا بحری راستہ موجود ہے مگر اس راستے سے جہاں مصر میں غذا اور دیگر ضروریات زندگی داخل ہوتی ہیں۔ وہاں جنوبی سوڈان میں مال تجارت اور اسلام کے سوا اور کچھ بھی واپس نہیں جاتا۔"

آخر میں ہم مسلمانوں سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ واقعات محولہ بالا اور ان نتائج پر جو ان سے مترتب ہونے والے ہیں۔ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیں۔ کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کا فرض کیا ہونا چاہیئے؟

صدر انجمن کا سالانہ بجٹ

سالانہ بجٹ کا وقت آگیا ہے۔ صدر انجمن کے مخلص کارکنوں کا فرض ہے کہ اب چونکہ خود غرضی اور خود رائی کا زمانہ نہیں ہے بلکہ خدا کے فضل سے حق پرستوں کی جماعت کے سپرد یہ کام ہے اس لئے بجٹ کی طیاری میں پوری محنت اور سرگرمی سے حصہ لو فضول اخراجات کو کم کرو۔

دفتروں میں سادگی پیدا کرو اور اخراجات کا بہت بڑا حصہ ترقی اسلام کے لئے جدا کرو۔ اپنی ماتحت انجمنوں کو ہدایت کرو کہ ہر ایک انجمن غور و فکر کے ساتھ اس پر رائے زنی کرے۔ اس بات کی نہیں پرواہ نہ ہو کہ ٹھیک وقت پر اس کو پاس کر دینا چاہیئے۔ اگر اس کے پاس ہونے میں چند ہفتوں کی دیر ہو تو پرواہ نہیں لیکن اسے معقول اور مناسب ہونے میں پوری دانش اور فکر سے کام لو۔ اگلی اشاعت میں اس پر مفصل لکھونگا۔ و باللہ التوفیق۔

مختصر نوٹ

آریہ سماج کے کام سے سبق لو

آریہ سماج ایک مادی سوسائٹی ہے گو اس کا خیال ہے کہ وہ روحانیت سے تعلق رکھتی ہے معزز ہمعصر الفضل نے اس کے تیس سالہ کام کی ترقی کا مختصر سا نقشہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجیوں کی تعداد پونے تین لاکھ ہے یہ تین لاکھ کے قریب نفوس ایک شاندار کالج اور پانچ مذہبی کالجوں اور ۱۰۰ کے قریب مڈل سکولوں اور ہائی سکولوں کے مالک ہیں اور دو سو کے قریب ان کے مشنری ہیں۔ اس کے بالمقابل میں اپنی جماعت سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ میں یہ سخت ناقابل عفو فرد گزاشت سمجھتا ہوں اگر اپنی غریب اور مفلس جماعت کے ایثار اور قربانی کی تعریف نہ کروں آریہ قوم متمول ہے اور تعلیم میں بہت بڑھی ہوئی ہے برخلاف اس کے مسلمانوں میں تعلیم کی کمی اور افلاس کی زیادتی ہے اور پھر دین کے ساتھ جس گروہ کو تعلق ہے وہ غربا کی جماعت ہے۔ ایسی حالت میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہے

لیکن اپنا کچھ بھی نہ رکھنے والی قوم کو ایک مادہ پرست قوم سبق لے لینا بڑی بات ہے اسلئے ہماری جماعت کا ہر متنفس قدم آگے بڑھائے اور اس سال وہ دکھا دیں کہ جلد جلد بڑھنے والے امام کے ماتحت انکی ترقی بھی ایک زبردست ترقی ہے۔ اس سال کے اخیر تک کم از کم پچاس پرائمری سکول بھی کھل جاویں تو تعلیمی شعبہ میں نمایاں کامیابی ہو جائے۔ ایسا ہی من انصاری الی اللّٰہ کے ماتحت جو تحریک حضرت امام نے کی ہے اس پر لبیک کہنے والوں کی اس قدر کثرت ہو کہ ایک کافی جماعت پیدا ہو جاوے +

زندگی وقف کرنیوالوں سے پرانا مطالبہ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ زندگی وقف کرنے کے واسطے ارشاد فرمایا تھا۔ اس پر بہت سے دوستوں نے حضرت کے حضور اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں وہ فہرست برادرم محترم صادق کے پاس ہوگی اخبارات میں بھی ان احباب کے نام شائع ہوئے تھے۔ اب جبکہ ان میں کے بعض بالکل اپنے ذاتی کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ کیا ان کا فرض نہیں کہ جو عہد انہوں نے اللہ تعالےٰ سے کیا تھا اس کو دوسری صورت میں فدیہ دیکر پورا کریں۔ اور ایسے لوگ کم از کم اس مقصد کیلئے پانچ روپیہ ماہوار ادا کریں۔ سب سے پہلے میں اپنے مکرم مخدوم بھائی منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس کے ذریعہ عزیز مکرم غلام حسین کو توجہ دلاتا ہوں۔ اس سعادتمند نوجوان میں سلسلہ کیلئے ایک جوش اور ولولہ ہے اس نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ میں اخبار کے ذریعہ اس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مقصد کے لئے کم از کم پانچ روپیہ ماہوار علاوہ دوسرے چندوں کے دے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ سعادتمند روح سب سے پہلے لبیک کہے گی۔ اس قسم کی آمدنی اس آنیوالی نئی جماعت کیلئے کسی حد تک مفید ہو سکے گی +

مسلمانوں کی ترقیوں کا معیار کیا رکھا گیا ہے

پونہ میں بیگم صاحبہ جنجیرہ کیطرف سے ایک ضیافت دی گئی۔ لیڈی ولنگڈن بھی اس میں شریک تھیں۔ ایسے دعوتی جلسے اور بی بیوں کا باہم ملنا تو اچھی بات ہے۔ لیکن جو بات تعجب میں ڈالی گی وہ یہ ہے کہ بیگم صاحبہ نے ستار بجائی۔ اور اس پر دو گیت گائے۔ جن میں سے ایک غزل تھی۔ جس کا لب لباب یہ تھا۔ "کہ تم آنے انکار کرتے ہو اور نہ مجھے بلاتے ہو" (نوٹ غالباً یہ شعر ہوگا سے

آپ آتے کبھی نہیں ہم کو بلاتے بھی نہیں!

باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہیں!)

اگر مسلمان خواتین کی ترقی و تہذیب کا یہی معیار ہے تو بہتر ہے کہ ہماری قوم پستی میں رہے۔

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن

وہ یونیورسٹی جسکے خواب کا افسانہ بھی تقویم پارینہ ہو چلا ہے۔ جس میں ہمارے منکرین خلافت احباب نے قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو اپنی ذاتی وجاہت اور رسوخ کیلئے خرچ کرنا ضروری سمجھا تھا شاید ہی نہیں بن سکیگی۔ تاہم اسکی انتظامی مجلس تو ترتیب دکا جاتا ہے تا کہ احمق مسلمان اسی طرح خوش رہیں۔ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن میں مسلم پریس کے نمائندوں کا انتخاب ہو گیا ہے اور خدا کا شکر ہے کہ یونیورسٹی کے اصحاب بست وکشاد نے سلسلہ احمدیہ کے پریس کا کوئی ایک بھی قایم مقام نہ لیکر بتا دیا ہے کہ وہ باوجود اپنی فراخ خیالی اور وسعت حوصلگی کے ان لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے یا ان کے پریس کو دور از کار وجود قرار دیتے ہیں۔ احمدی سلسلہ کے اخبارات کو تو ضرورت بھی نہ تھی کہ اس میں شامل ہوتے۔ کیونکہ وہ اس کو مسلم یونیورسٹی سمجھتے ہی نہیں کم از کم اور نہیں تو لاہوری پیغام کو شامل کر لینا چاہیئے تھا جسکے حامیوں کی کوشش نے انہیں ایک معقول رقم دلائی اور وہ احمدی سلسلے کیطرح اپنے معتقدات میں ان سے بہت بڑا اختلاف رکھتا ہے۔ شاید آگے چلکر اس کی تلافی ہو سکے؟ احمدی قوم کیلئے یہ معیار کیا دکا مقام ہے کہ وہ بڑی خوشی سے

اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ط

پڑھ سکتے ہیں۔ احمدی یونیورسٹی کی ضرورت ہے اور وہ انشاء اللہ قایم ہو کر رہے گی وقت آتا ہے اور ہم شوق سے اس کا انتظار کرتے ہیں بلکہ اس نصرت الٰہی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

مذہبی کانفرنس

ہندوستان میں بین الاقوامی مذہبی کانفرنس کا جو انعقاد دسمبر ۱۹۱۴ء میں ہونیوالا تھا وہ دسمبر ۱۹۱۵ء میں ہوگا یہ التوا ہمارے لئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ خدا کے فضل کرم سے ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا کے مامور و مرسل کا فرزند قمر الانبیاء کا مصداق شاید اس وقت اس کانفرنس میں شامل ہو کر صداقت کے چشمہ کیطرف لوگوں کو دعوت دے سکے۔ خدا ہم چنیں کنا ناذ۔

یاجوج ماجوج کی جنگ کا وقت تو نہیں آگیا!

یوروپ کے پولیٹیکل مطلع پر خونی بادلوں کا ہجوم نظر آتا ہے ولیعہد آسٹریا کا قتل اس کا پہلا قطرہ معلوم ہوتا ہے۔ آسٹریا اور سرویا میں جنگ کا اعلان ہو چکا ہے اگرچہ کوشش کی جا رہی ہے کہ پیس کانفرنس اپنے اثر اور اقتدار سے کام لے۔ مگر کامیابی کی امیدیں بہت کم ہیں۔ یہ جنگ یوروپ کی عالمگیر جنگ ہوگی۔ اور اس میں روس اور انگلستان کو بھی حصہ لینا پڑے گا۔ اگر ایسا ہوا تو

یموج بعضہم علےٰ بعض

کا نظارہ نظر آکر قرآن کریم کی ایک اور صداقت کا اظہار ہوگا دیدہ باید۔

مسئلہ تعلیم کا حل

آجکل ہندو مسلمان اپنی قومی یونیورسٹیوں کی فکر میں ہیں۔ اور گورنمنٹ کیطرف سے جو مشروط یونیورسٹیاں مل سکتی ہیں وہ انکی اغراض کو غالباً پورا نہیں کر سکتی ہیں۔ اس لئے یہ سوالات عجیب قسم کی دلچسپی پیدا کر رہے ہیں اگر تعلیم کی غرض صرف روٹی کا سوال حل کرنا ہے۔ تو ضرورت ہے کہ ملک میں حرفتی اور صنعتی تعلیم کو عام کیا جائے اور کثرت سے کارخانے جاری کئے جاویں۔ اور اگر تعلیم کی غرض و غایت میں اصلاح نفوس اور تربیت اخلاق بھی داخل ہے اور ہونی چاہیئے۔ تو اس قسم کی یونیورسٹیاں مفید نہیں ہو سکتی ہیں جب تک مذہب کی عملی تعلیم نہ ہو اسلئے ابتدائی اور ثانوی تعلیم میں مذہب کی عملی تعلیم کا جزو غالب تھی۔ اس مقصد کو لیکر مدرسہ تعلیم الاسلام قایم کیا گیا تھا۔ مگر گزشتہ چند سال کے اندر اسکی ہیئت کو تبدیل کر دینے میں پوری کوشش کیگئی۔ الحکم نے متعدد مرتبہ اسکی ظاہر داری اور ملمع سازی پر روشنی ڈالی مگر خدا کا شکر ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ نے اس مدرسہ کو خطرہ سے بچا لیا ضرورت ہے کہ ذمہ دار اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اغراض کو مدنظر رکھ کر مدرسہ کی اصلاح کریں۔

ضرورت امام کا عملی ثبوت

زمانہ بھی انسان کو خوب سبق دیتا ہے خدا تعالیٰ کی مجید کتاب نے حکم دیا تھا کہ:۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا۔ یہ حبل قرآن مجید اور عملی رنگ میں زمانہ کا امام ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو عملی رنگ میں سبق دیا گیا تھا۔ کہ وہ ہمیشہ ایک امام کے ماتحت رہیں خدا تعالےٰ نے ایک مامور بھیجکر پھر انہیں آگاہ کیا۔ مگر بہت تھوڑوں نے فایدہ اٹھایا۔ لیکن اب ضرورتیں داعی ہیں کہ وہ ایک سلسلہ میں منسلک ہوں۔ کبھی تو مولانا شبلی نے ملت کے اعظم کی ضرورت پیش کی۔ کبھی کسی اور نے ایک اسلامی مرکز قایم کرنا چاہا۔ اب خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جامع اسلامیہ کے ذریعہ مسلمانوں کو متحد کرنا چاہا۔ ندوۃ العلماء نے بھی یہ فرض مشتہر کیا

تھا۔ مگر اب تک سب کے سب اس میں ناکام ہے۔ متحد کرنے کی طاقت اور قدرت آنام ہی کودی جاتی ہے۔ جسکی رائے سب پر قاضی اور ناطق ہے بغیر شخصیت کے قبول کے ناممکن ہے کہ وحدت قایم ہو سکے۔

تعلیمی کانفرنس سکولوں ہی کو ایک سلسلہ میں منضبط کرنے کی فکر میں ہے۔ غرض ہر طرف سے اب علی شور پکار اٹھ رہی ہے کہ ایک مرکز ہو مگر یہ مرکز انسانی تجاویز سے نہیں بن سکتا۔ خدا تعالے نے خود ایک مرکز اس وقت بنادیا ہے اور اس کے بانی کو حکم ہوا

مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کرو

پس وحدت اور اتحاد اب اسی سلسلہ میں قایم ہو کر حاصل ہو سکتا ہے۔

آج سے دس سال پیشتر مذہب کی پکار ایک لغو کام سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج مسلمانوں کی پولیٹیکل اور ملکی ضروریات بھی مذہب کی اشاعت کا لباس اختیار کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائیں اور یہ کام احمدی جماعت کا ہے کہ وہ انہیں آگاہ کریں۔ کہ جو اشاعت مذہب محض ملکی ضروریات کی بنا پر ہوگی وہ غیر مفید اور ناقابل اثر ہے۔ مذہب کو مذہب کے رنگ میں پھیلاؤ۔ اور یہ صرف ایک ہی جماعت کا کام ہے

جو دین کو دنیا پر مقدم کرتی اور ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہو بہر حال یہ جسقدر بھی کوششیں ہو رہی ہیں وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رفع کا نشان ہیں۔

بعض قومی معاملات پر اظہار خیالات

سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اور ضرورت ہے کہ قوم کو ابھی سے بیدار کیا جاوے میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک آرٹیکل لکھا تھا۔ مگر دوسرے اخبارات اب تک خاموش ہیں۔ معزز الفضل کو ایک سلسلہ مضامین کا سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانیکی تحریک پر نکالنا چاہیئے یہ جلسہ کیا بلحاظ اجتماع اور کیا بلحاظ چندہ کے شاندار ہو۔ میں نے تحریک کی تھی کہ ۱۰۰ - ایسے والنٹیروں کی ضرورت ہے۔ جن میں سے ہر ایک پانچسو روپیہ چندہ جمع کر لائیں۔ میری رائے میں احمدی انجمنوں کی تعداد بھی سو سے زیادہ ہے اگر ہر ایک انجمن میں اس مقصود کیلئے کوشش کرے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ میں سب سے پہلے قادیان کی انجمن سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا وہ ضلع گورداسپور سے ایک ہزار روپیہ نقد سالانہ جلسہ پر دینے کا اعلان کرتی ہے۔ قادیان کی انجمن اگر ایسا اعلان کرے گی تو میں ایکہزار کا اور اعلان کرا دینے کا موقعہ رکھتا ہوں۔ مگر یہ مشروط ہے قادیان کی انجمن پر۔ اس وقت سالانہ جلسہ میں ۱۹ - ہفتہ باقی ہیں اور اس لحاظ سے ہر ہفتہ تین ہزار کا اعلان ہونا چاہیئے۔ پس قادیان کی انجمن ابتدا کرے۔ تو کام شروع ہو جاوے۔ یہ رقم نقد پیش کرنی ہوگی۔ اور اس مد میں ایڈیٹر الحکم بھی انشاء اللہ العزیز ایک سو روپیہ نقد پیش کردیگا۔ جب انجمن احمدیہ قادیان اعلان کرے گی مجھے یقین ہے کہ اس اعلان کے ساتھ لاہور۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ۔ شملہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ امرتسر۔ وغیرہ کی انجمنیں معقول رقمیں پیش کرنے کا حوصلہ کرینگی۔

احمدیہ کانفرنس

احمدیہ کانفرنس ایک نہایت مفید اور کارآمد تحریک ہے۔ گذشتہ سالوں میں انجمن کے واحد ٹھیکیدار اس تحریک کو بار در ہونے میں اپنا نقصان سمجھتے تھے۔ اور وہ اس کو ایک معمولی خوش گپی کا اجلاس بناتے تھے اگر سلسلہ کیلئے قوم میں بیداری اور احساس پیدا کرنا ہے تو کانفرنس کو ایک زندہ اور متحرک جسم بناؤ۔ صدر انجمن کو اس پر توجہ کرکے ابھی اس کانفرنس کا باضابطہ اعلان کردینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے بہترین سکرٹری حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ہو سکتے ہیں۔ احمدیہ کانفرنس صدر انجمن کے ماتحت سالانہ جلسہ کا انتظام بھی کرے اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کرے۔ اور صدر انجمن کے قریب ترین اجلاس میں اس سوال کو حل کردیا جاوے تو چندہ کی تحریک احمدیہ کانفرنس کیطرف سے ہونی شروع ہو جاوے۔ صدر انجمن کے روشن خیال اور صاف دل بزرگ اخبارات کی تحریکوں پر غور کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ اخبارات ان کے سچے مشیر اور خادم ہیں وہ آپ کے دست و بازو ثابت ہونگے اگر آپ بھی انہیں اپنا بازو ہی سمجھیں۔ انجمن میں وہ عنصر قدرتی طور پر کم ہو گیا ہے جو اپنی بزرگی اور بڑائی کے خواہشمند تھا۔ اب صدر انجمن کو کچھ کام کی چیز بنا کر دکھاو۔

اولڈ بوائے ایسوسی ایشن

مدرسہ تعلیم الاسلام کے فرزندوں کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے اس ایسوسی ایشن کی خاص ضرورت ہے ایڈیٹر الحکم اسپر ہمیشہ لکھتا آیا۔ مگر ہمارے سابق ہیڈ ماسٹر صاحب مولوی صدر الدین صاحب بالقابہ کو اس ایسوسی ایشن کے قایم ہو جانے سے اپنے اختیارات و اقتدارات کے کسی وقت چھنے جانیکا خطرہ تھا اس لیئے انہوں نے اس تحریک کو دبائے رکھا۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے کی ذات اس قسم کی بیہودگیوں سے بفضلہ تعالے پاک ہے وہ ایک روح ایثار کی اپنے اندر رکھتے ہیں اور کام کرنا جانتے ہیں۔ میں انکے متعلق اس سے پہلے بھی الحکم میں متعدد مرتبہ لکھ چکا ہوں۔ کہ یہ قابل قدر نوجوان ہے وہ اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور کم از کم اس سالانہ جلسہ پر مدرسہ تعلیم الاسلام کے فرزندوں سے ایک ماہ کی آمدنی چندہ میں لینے کی تحریک کریں۔ یا اگر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب احمدیہ کانفرنس کا کام ہاتھ میں لیں تو اس کے ساتھ ہی وہ اس تحریک کے بھی زندہ کرنے والے ہوں۔ اور ان تمام طلباء کی ایک فہرست طیار ہو جو آجتک اس مدرسہ کے تعلیم یافتہ اور برسر کار ہیں انہیں ایک ایک ماہ کی آمدنی کی تحریک کیجاوے۔ میں اگر غلطی نہیں کرتا۔ تو اس تحریک پر بھی کم از کم دو اڑہائی ہزار روپیہ جمع ہو سکے گا۔ انہیں سالانہ فنڈ پر بلایا جاوے مگر ان امور کیلئے ابھی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ترقی اسلام

اللہ تعالیٰ کے محض فضل اور تائید سے ترقی اسلام کا کام جاری ہے۔ ترقی اسلام کی رپورٹیں اخبارات کو ہفتہ وار ملنی چاہئیں تاکہ انکی اشاعت کی وجہ سے قوم میں یاد دہانی اور تحریک ہوتی رہے۔ افسوس اس طرف ابھی تک توجہ نہیں ہوئی

مولوی محمد علی صاحب اور الحکم

محسن کش ہیں خدا بخت کو مولوی محمد علی صاحب کی پوزیشن کو اونچا کرنے کا بہت بڑا فکر دامنگیر ہو رہا ہے اور اس کے لئے جو محنت وہ کر رہے ہیں اسکی داد نہ دینا سخت بے انصافی ہے۔ الحکم کے پرانے فایل بڑی محنت سے پڑھے جا رہے ہیں اور جہاں کہیں کوئی فقرہ یا جملہ انکی تعریف میں ملتا ہے اسے نوٹ کرکے شایع کیا جاتا ہے۔ غنیمت ہے ایڈیٹر الحکم کی وہ پرانی تحریریں ان بزرگوں کی ستر پوشی کا کام دے رہی ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب قبلہ محسن کشی کرکے پیغام کی موجودہ مدح سرائی کا شکریہ الحکم کو گالیاں دیکر کرتے ہیں۔

چنانچہ جو مضمون انہوں نے ۵ جولائی ۱۹۱۴ء کو شایع کردیا ہے اس میں لکھا ہے کہ:۔ ”پیغام صلح کے اس قسم کے نا ملایم الفاظ کو الحکم کی دریدہ دہنی سے کوئی نسبت ہے تو میں اس کو تسلیم نہیں کرتا“ کوئی مولوی صاحب سے پوچھے اس دریدہ دہنی سے کے وہ خیالات جو آپ کی ایک ذہنی حالت کے متعلق ہوں نکات عجیبہ قرار دیئے جاویں اور اب جب آپ کی موجودہ حالت کا نقشہ دکھایا جاوے تو وہ

دریدہ دہنی!!! پیغام سے اسے کیا نسبت اگر نسبت دو تو ایک قوم کا خطاب چھین لے اور پھر آپ کی وہ حالت ہو جاوے

نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے

اس لئے آپ کا فرض ہے کہ پیغام کی گالیوں اور بیہودہ تحریروں کی تعریف کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور دیگر ممبران اہل بیت کے خلاف لکائی گئی ہیں محسن کشی اس کا نام ہے۔

ایڈیٹر الحکم خوش قسمت ہے

ایڈیٹر الحکم کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے کہ منکرین خلافت کے کیمپ میں اگر کوئی امر تسلی کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو وہ ایڈیٹر الحکم کے وہ سارٹیفکیٹ ہیں جو اس نے حسن ظن سے کبھی انہیں دے۔ اس طفل تسلی پر خوش ہونا واقعی نکتہ عجیب ہے۔ مگر ایڈیٹر الحکم کبھی ان خطوط پر خوش نہیں ہوا۔ جو ان لوگوں نے فرداً فرداً اس کی خدمات کے اعتراف میں لکھے وہ ایسی تحریروں کو ہمیشہ بیہودہ سمجھتا رہا۔ ان امور کا جواب میں ایک مرتبہ دے چکا ہوں۔ کہ عبد الحکیم عباس علی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو الفاظ لکھے ہیں اس سے بڑھ کر میں نے نہیں لکھے۔ اب خواہ تم حضرت کی ذات پر حملہ کر کے لکھو کہ انہوں نے عباس علی اور عبد الحکیم کی تعریف کرنے میں غلطی (نعوذ باللہ) کھائی۔ اور خواہ یہ سمجھ لو کہ آپ کی فطرۃ کیسی حق پسند واقع ہوئی تھی۔ جب صلاحیت دیکھی ان کی قدر کی اور جب ان سے نفاق کی بو آئی تو ان سے قطع تعلق کر لیا۔ باوجودیکہ انکی خدمات ان مدعیان خدمات سے ہزار درجہ بڑھ کر تھیں۔ پر اس مقابلہ میں ایڈیٹر الحکم کی راؤں سے استشہاد کرنا حماقت ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد معذور ہیں

لوگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو خطاب کرتے ہیں۔ مگر میں انہیں معذور سمجھتا ہوں۔ ان بیچاروں کا تو شیخ چلی کیطرح کنبہ ہی ہلاک ہو گیا۔ خلافت کی امید میں کیا کیا بلند پروازیاں خیالات میں ہوتی ہونگی وہ سب کی سب

خواب تہا جو کچہ کہ دیکھا یا سنا افسانہ تھا۔

کالعدم ہو گئیں۔ احمدیہ بلڈنگ کا احسان ہے کہ اس نے انکے داماد کو امیر قوم بنا دیا۔ اور کچہ اشک شوئی ہو گئی ورنہ خدا جانے کسقدر صدمہ ہوتا۔ اس لئے ان کی تحریروں پر توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ معذور ہیں۔ ان کو حق مقصود ہوتا تو حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ان خیالات کا اظہار کرتے۔

اور جماعت سے الگ ہو جاتے۔ اس وقت تو بھیگی بلی کیطرح دبیتے تھے۔ اب موقعہ پاکر خلاف امید نتیجہ دیکھ کر شور مچانا اپنی پردہ دری کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر اعتراض

مولوی محمد حسن ساکن بھیں نے مسیح موعود کے مقابلہ میں عربی لکھنے کا دعوی کر کے جو کچہ دیکھا وہ ایک زمانہ کو معلوم ہے اب اسکے بعد فیض الحسن صاحب میدان میں آئے ہیں آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر جو اعتراض کئے ہیں ان کا جواب الفضل میں مولانا مولوی محمد احسن صاحب دے چکے ہیں۔ ایک شعر یہ بھی ہے ؎

وان کنت قد ساءتک امر خلافتہ!
فخاربٌ ملیکاً اجتباہم کمشتری!

اس پر دو اعتراض ہیں ایک یہ کہ اجتباہم کا ہمزہ وصلی ہے جو گرایا نہیں گیا۔ دوم یہ کہ مشتری کو دوسرے ستاروں پر کیا فضیلت ہے پہلے کے جواب میں دو شعر اول پیش کئے جاتے ہیں۔ ؎

وناديت اللهمّ يا خير سامع
اعذني من التسميع قولاً ومفصلاً

اور حضرت سید عبد القادر الجیلی کا شعر ؎

انا الجیلی محی الدین اسمی!
واعلامی علی راس الجبال!

اور دوسرے کا ایک جواب تو یہ ہے کہ مشتری کے معنے خریدار کے ہیں۔ دوم اگر تسلیم کر لیا جائے کہ یہاں مشتری سے مراد مشتری ستارہ ہے تو سنو! قرآن مجید کی متعدد آیات میں ستاروں کی قسم کھا کر رسالت سید المرسلین کا ثبوت دیا گیا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ اما علی قولنا المراد الثریا فهو اظهر النجوم عند العرب لان الله علامة لا يلتبس بغيره في السماء و يظهر لكل احد والنبي صلعم تميز عن الكل بآيات بينات فاقسم به ولان الثريا اذا ظهرت من المشرق بالبكرحان ادراك الثمار واذا ظهرت بالعشاء اواخر الخريف تقل للامراض والنبي صلعم لما ظهر قل الشك والامراض القلبية وادركت الثمار الحكمة والحلية وعلى قولنا المراد هي النجوم التي في السماء لاهتداء وتقول النجوم يهتدى بها الا مهتداء وفي للبراري فاقسم الله بها لما بينها من المشابهة والمناسبة وعلى قولنا المراد هي الرجوم من النجوم فالنجوم مبعد الشياطين عن اهل السماء والانبياء يبعدون الشياطين عن اهل الارض۔ حتی کہ یہاں پر قرآن مجید کی ایک سورۃ کا نام النجم رکھا گیا ہے تفسیر رحمانی میں لکھا ہے:۔ اقسم الله سبحانه وتعالى بالشهاب الذي كثيرا استغاظه عنه مبحث قهرا للشيطان اذا صعد السماء سماع اخبارها والقاءها الى اوليائه لاغواء الخلق بالاخبار عن الغيب ايضاً قال الله تعالى وما ادراك ما الطارق النجم الثاقب ان كل نفس لما عليها حافظ تفسیر رحمانی میں لکھا ہے سورۃ الطارق سميت به لانه الحافظ للسماء عن تطرق الشياطين ايماحفظه القرآن والقوة النظرية للانسان الى قوله النجم الثاقب للشياطين اذا دعى بشهاب يشاء من نوره۔ غرضیکہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں ستاروں کا ذکر فرما کر مطالب متعددہ کا ثبوت بیان فرمایا ہے۔ اگر حضرت جری اللہ نے مطابق سنت کلام الٰہی کے فضیلت حضرت صدیق اکبر کی ستارہ مشتری سے تشبیہ دیکر بیان فرمائی تو کیا خطرہ شرعی لازم آیا۔ لغات عرب میں ستارہ مشتری کو سعد اکبر اور قاضی فلک لکھا ہے چنانچہ صراح میں لکھا ہے مشتری کوکب کہ سعد اکبر ست اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ مشتری کا فارسی میں برجیس اور ہندی میں برہسپت نام ہے۔ اس لئے اس کو یوم الخمیس سے بھی بڑی مناسبت ہے اور پنجشنبہ کو ہندی میں برہسپت کہتے ہیں۔ اور حدیث میں وارد ہے بارك الله يوم السبت والخميس۔ پس مشتری کی فضیلت حدیث سے بھی مستنبط ہوئی ہے اور اگر یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ حدیث شریف میں صحابہ کرام کی نسبت اصحابی کالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم وارد ہوا ہے تو اس مصرعہ کی بلاغت حد اعجاز کو پہونچ جاتی ہے۔ اسلئے کہ دیگر صحابہ کرام مثل دیگر ستاروں کے ہیں اور صدیق اکبر وغیرہ خلفاء فضیلت میں مثل مشتری ستارہ کے ہیں۔ جنکی فضیلت مشہور و معلوم ہے اور اگر تیسرا لحاظ یہ بھی کیا جاوے کہ حدیث لو كان الايمان معلقاً بالثريا لناله رجل او رجال من فارس۔ حدیث صحیح ہے اور حضرت جری اللہ کا مصداق ہونا اس حدیث کیلئے دلائل عقلیہ و نقلیہ والہامیہ سے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے تو اس شعر کا الفضل کی پیشانی پر واسطے خلافت فضل عمر کے لکھا جانا اور مشتری ستارہ کا دیگر نجوم پر افضل ہونا یہ سب مناسبات جنکا ثبوت قرآن مجید